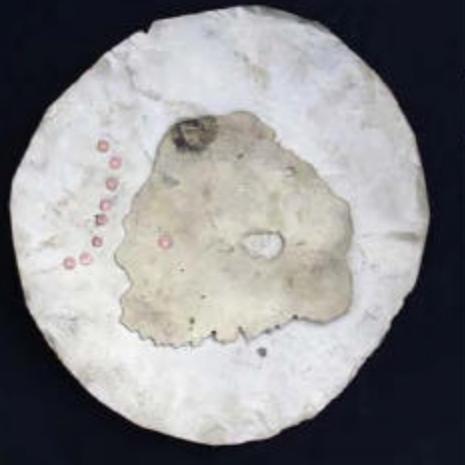


فن کے لیے دیوانگی

گری راج اگروال



نادسیریز، براں اینڈ سلوو ۳۰ سینٹی میٹر



نادسیریز، آن کینتوس ۲۷۰ سینٹی میٹر

ملنے کی خوشی میں دوستوں نے اندر میں پارٹی کر لی۔ ”ستقبل کے بارے میں ان کا کہتا ہے کہ ”محنت ناوارث فنکار کی حیثیت سے کام کرنا اچھا لگتا ہے اور یہ نہ میہد پھیر پا کر یہک رنگوں سے کام کرنے میں مرا آتا ہے۔“

پوچک کر میسر فاؤنڈیشن کی امداد کو موہن مالویہ چدو جہد کرنے والے فنکاروں کے لیے امید کی کرن بتاتے ہیں۔ ان کے مطابق فنکاروں کے لیے اس طرح کی مدد بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ ابھی فنی زندگی میں اب تک کے ثانیہ و فراز پر ان کے تاثرات یہ ہیں کہ جب بھی مجھے ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو سوچتا ہوں کہ مجھ میں کی رہی ہو گی اور اپنے کام میں حصے سے جھٹ جاتا ہوں۔

پوچک کر میسر فاؤنڈیشن ۱۹۸۵ میں اپنے قیام کے بعد سے اب تک ہندوستان سمیت دنیا کے ۹۵ ملکوں کے بہت سے فنکاروں کو تمیں کروز ستر لاکھ ڈالر سے زائد رقم بطور امداد دے چکا ہے۔ ۲۰۰۳ میں موہن مالویہ کے علاوہ ہندوستان کے جن تین دیگر فنکاروں کو امداد دی گئی ہے وہ ہیں: تربیت درم کے سوکاران پر دیپ سنی دہلی کے ایم پر کائی سخت اور مغربی بھال کے گھمیہ سامنے۔ فاؤنڈیشن کی دلیل ساخت ہے:

www.pkf.org

جانب کھنچتی تھیں۔ اندر کے دیوالیکر آرت کالج میں پہلی بار انہوں نے مصوبی کے مختلف بیلوں کی پاشا بلیٹھیم جاہل کی۔ یہیں ان کا سامنا مشہور مصور مقیوب فدا حسین سے ہوا جنہوں نے ان کے ذہن پر انہت نقشہ بنت کیے۔ اس زمانے میں ان کا کام ”نیم حقیقت پسنداد“ تھا جس میں گاؤں اور فطرت پر زیادہ زور تھا اور وہ زیادہ تر لکیروں اور اڑکلر کی مدد سے اپنے تخلیات کو پیش کرت تھے۔

یہ ۱۹۹۶ کی بات ہے۔ ۲۷ سال کی عمر میں یہ فنکار پیمارت بھون جا پہنچا۔ جہاں اس نے سیریک بر تجربات کئے۔ مٹی کی مور تیار ہنا گیں۔ مٹی میں اپنے فن اور اپنے تخلی کی روح پھوٹنے کی چدو جہدی۔ یہ ان کے لئے سخت مشکتوں کا دور تھا۔ مالویہ کچھ میں ”کھنچتی“ کے کام میں جی نہیں لگتا تھا۔ تصویریں فروخت نہیں ہوتی تھیں اور تو کری تھی نہیں۔ ”وہ بتاتے ہیں کہ اس دوست تھا جب میرے پاس دس روپے کا ستا کا تند خریدنے کے لیے بھی پیسے نہیں ہوتے تھے۔ پوچک کر مدد ایک بدوات میں نے دس ہزار روپے تک مٹک میں آنے والے اعلیٰ قسم کے کام تند خریدے۔“

حمدہ قسم

کے رنگ استعمال کئے۔ اس سے میری

تصویروں میں نہایا تبدیلی آئی۔“

بھوپال کے بھارت بھون میں رات رات بھرجاگ کر کھڑیا سے تصویریں بنانے کے اکھریں کے دلوں میں بھی موہن نے جگدیں سوائی ناخن کھلیش و رما (جنہیں وہ اپنا استاد مانتے ہیں) اور سید جیدر رضا جیسے فنکاروں کی تخلیقات کو جانے کھجھے میں پھر پورا چکی۔ ان ہی دنوں انہیں امریکی فنکار مارک روچکو اور جسکن پوچک نے بھی کافی تاثر کیا۔ اس وقت انہوں نے شاید تھی سوچا ہوگا کہ ان ہی پوچک کے نام پر ملنے والی امداد فن مصوری کے میدان میں ایک اتنی بڑی چھالگ لگانے میں ان کی معاون ہوگی۔

موہن کی بیانیں دھیہ پوچش کے ایک گاؤں دن پور (کھرگون) میں ہوئی جس کی آبادی ڈیڑھ ہزار سے بھی کم ہے۔ ان کے اندر کا فنکار بہاں فون اٹھیف کے نام پر یا تو دیکھی عوای فون سے رو رہو جاتا ہے۔ ناگ پیغمبیر اور گردھن پوچا جیسے نہیں موقع پر تدقیق مناظر سے۔ ناگ پیغمبیر اور گردھن پوچا جیسے نہیں موقع پر بنائے جاتے والے ماٹھے نہیں تھا۔ کرتے تھے۔ نہادنی کے سکارے دلیشور گھاٹ کی حسین و پر کش چانینیں بھی اس فنکار کو اپنی